ولسوف یعطیک ربک فترضیٰ (القرآن الحکیم) ۷۸۶ / ۹۲ کلھم یطلبون رضائی وانا اطلب رضاک یا محمد (الحدیث)

خدا کی رضا چاہتے ہیں دو عالم ۱۱۶ خدا چاہتا ہے رضائے محمد

اہلسنت وجماعت کا واحد

دو ہفت روزہ

رضائے مصطفیٰ

گوجرانوالہ

جمہوریہ اسلامیہ پاکستان

مدیر: محمد حفیظ نیازی

سالانہ چندہ ۵ روپے — فی پرچہ ۲ آنے

شمارہ ۴۳	جمعۃ المبارک ۔ ار رجب المرجب ۱۳۷۷ھ مطابق ۳۱ جنوری ۱۹۵۸ء	جلد ۱



وہ جلوۂ دنیٰ فتدلّٰی نظر میں ہے

از جناب سید قیصر صاحب وارثی مینجر ماہنامہ سنی لکھنؤ (بھارت)

صبحِ بہارِ گنبدِ خضریٰ نظر میں ہے ۔ کونین جس پہ صدقے وہ جلوہ نظر میں ہے
مسند نشینِ عرشِ معلّیٰ نظر میں ہے ۔ اب تک وہ چاند سا رخِ زیبا نظر میں ہے
تنویرِ ماہِ لیلۃ الاسریٰ نظر میں ہے ۔ طیبہ کے آفتاب کا جلوہ نظر میں ہے
قوسین جس کے ابروئے خمدار پر نثار ۔ وہ جلوۂ دنیٰ فتدلّٰی نظر میں ہے
صبحِ ازل بھی جس کی رہینِ جمال تھی ۔ ایسا ہی ایک نور کا تارا نظر میں ہے
مدت سے دل میں شمعِ محبت ہے جلوہ گر ۔ مدت سے ایک شاہدِ رعنا نظر میں ہے
جن کو ضیاء ملی ہے نبوت کے نور سے ۔ واللہ ایک ایک وہ تارا نظر میں ہے
بادہ کشانِ عشق نہیں اپنے ہوش میں ۔ ساقی کی چشمِ مست کا جلوہ نظر میں ہے
آئینۂ جمالِ الٰہی کہیں جسے ۔ وہ بحرِ نور وہ درِ یکتا نظر میں ہے
طوفانِ غم ڈبوئے گا کیا کشتیٔ حیات ۔ عالم کے ناخدا کا سہارا نظر میں ہے
پھولوں پہ طنز کرتے ہیں کانٹے بھی جس جگہ ۔ جنت نما عرب کا وہ صحرا نظر میں ہے
کونین جھوم اٹھیں گے قیصر بصد خلوص
ایسا ہی ایک نور کا جلوہ نظر میں ہے

ماشاء اللہ

رافعہ ...

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

الصلوٰۃ والسلام علیک یا حبیب اللہ

ہفت روزہ رضائے مصطفیٰ

۱۰ رجب المرجب ۱۳۷۷ھ

بلا تبصرہ

اور پہنو کوٹ پتلون

۲۱ رجب کو ڈھاکہ میں امریکی سفیر مسٹر لینگلے نے پاکستانیوں کی قومی غیرت و حمیت کو جھنجھوڑ کر رکھ دیا۔ سب سے پہلے کہ ہم اس واقعہ کی تفصیل بیان کریں۔ جیسا کہتے ہیں کہ مسٹر لینگلے کا شکریہ ادا کریں کہ انہوں نے بڑی چابکدستی سے قوم نا زیبت اور قومی تمدن کے منہ پر تھپڑ مارا ہے۔ واقعات کی تفصیل یہ ہے کہ امریکہ کے موجودہ سفیر مسٹر لینگلے سے پہلے میاں مسٹر ہیلڈ رتھ امریکی سفیر تھے اور انہوں نے ایک مرتبہ پاکستان کے جذباتی لوگوں کو مفت میں خوش کر دینے کے لئے ایک مرتبہ پوری پاکستانی لباس پہنا تھا اور جناح کیپ استعمال کی تھی اور اپنی بیگم کو بھی غرارہ اور دوپٹہ استعمال کرایا تھا اور اخبارات میں انکے فوٹو بھی خوب شائع ہوئے تھے۔ بلکہ پاکستانی کیلنڈروں تک پر یہ تصویریں چھاپی گئی تھیں۔ اور جب ایک پریس کانفرنس میں موجودہ سفیر مسٹر لینگلے سے ڈھاکہ میں اخبار نویسوں نے یہ سوال کیا۔ کہ کیا آپ بھی مسٹر ہیلڈ رتھ کی طرح پاکستانی ٹوپی اور پاکستانی لباس پہننا پسند کریں گے تو مسٹر لینگلے نے بڑی صفائی کے ساتھ جواب دیا۔

جی نہیں۔ میں امریکی ہوں۔ اور امریکی لباس پہنوں گا میں نے اپنی بیوی کو بھی اس بات کی تاکید کر دی ہے مسٹر لینگلے کے اس مختصر سے جواب کا اگر تجزیہ کیا جائے اور جس انداز اور لفظوں میں انہوں نے جواب دیا ہے وہ سامنے ہو تو کئی باتیں از خود ذہن میں ابھرنے لگتی ہیں "جی نہیں۔ میں امریکی ہوں" صرف اتنا سا فقرہ ہی جا رہے ان صاحب بہادروں اور مسٹروں کی آنکھیں کھولنے کے لئے کافی ہے جن کی قومی غیرت و حمیت ختم ہو چکی ہے اور جو غیر ملکیوں کے لباس کو آج بھی اپنے بدن پر فخر سے چڑھائے پھرتے ہیں لیکن کیا ہمارے نقلی انگریز اس شرمناک طمانچے کو کوئی احساس کرینگے جو مسٹر لینگلے کے لسان بیانی نے ان کے گالوں پر رسید کیا ہے۔ بہرحال کوٹ پتلون والے پاکستانی اس تھپڑ کو کیا اہمیت دیتے ہیں۔ لیکن ایک بات بڑے وثوق سے ہم کہہ سکتے ہیں کہ پاکستان کے باشندوں کو امریکہ کی طرف سے اب تک جو امداد ملی ہے۔ اس میں امریکن سفیر مسٹر لینگلے

کو یہ سمجھ لینا چاہئے کہ پوری دنیا میں بہت لوگوں کی غلط فہمی دور ہے اور ہم لے امریکہ کی طرف سے پاکستان کا بہت بڑی خدمت ہے ہوشیار اے مرد مومن ہوشیار ہو رہا ہے کہ اس وقت جبکہ امریکی استعمار سرمایہ دارانہ طرز کی سرمایہ پرستی اور اشتراکی تہذیب کے بیچ جو کہ تمام ہتھیار اور عالم اسلامی پر خصوصا دانت لگائے بیٹھے ہیں کیا مسلمان مملکتوں اور سلطنتوں کو بھی ایک وحدت عالمگیر اسلامی (پاسلام) کے تیار کرنے کیلئے متحد نہیں ہو جانا چاہئے؟ دنیا کے دور تصادم کی نسبت سے مسلم مالک نسبتاً بہت تیزی سے ان تینوں بلاکوں میں بٹ ہوتے چلے جا رہے ہیں۔ دنیا کو سمجھ لینا اور زعمائے ملت خصوصاً سیاسی شعور رکھنے والے افراد نیز نکتہ گیری کے ان سیاسی انقلابی ملکوں کو دیکھ رہے ہیں اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ وقت قریب آگیا ہے کہ دنیا تین بلاکوں یعنی امریکہ اور سوویت نظام کے دو بلاکوں میں تقسیم کر رہ ہی جائیگی۔ بات اگر یہ

موجودہ مروجہ تصور جمہوریت یا معمولات ملوکیت یا محض سیاسی تجارت تک ہی رہتی۔ تو دنیا کے باشعور طبقات اسلامیہ ہر چند ان فکر نہیں ہو سکتی تھی لیکن اس تمام سیاسی معرکہ بندی کی تہہ میں جو جذبہ کار فرما ہے وہ یہ کہ دنیا کے انسانی کی تین غالب برادریوں

اسلامیت
صیہونیت
لادینیت

جہاں سے دنیا کی سب سے بڑی برادری اسلام کو اس کی انفرادی اجتماعیت اور لا ثانی تصور وحدت سے بھٹکا کر فقید و طبقات میں مدغم کر لیا جائے یہ تحریک نہایت ناعاقبت انداز میں ایک شدید ترین سرد جنگ کے روپ میں چلائی جا رہی ہے اور دنیا کے باشعور سیاسی و مذہبی مبصرین کے علاوہ کسی شخص کو پتہ نہیں چل رہا ہے کہ بہت قلیل مدت کے بعد مسلمان ملکوں کے مستقبل پر کیا بیت جائیگی (منقول)

(نقاد کراچی جنوری ۱۹۵۸ء)

جھوٹا کون ہے؟

اخبار پاکستانی لائلپور نے اپنی ۸ جنوری کی اشاعت میں ۱۰ جنوری کے رضائے مصطفےٰ میں مانع مدارس کی شائع شدہ خبر کو جھوٹا ثابت کرنے کیلئے سبقت خرافات کا مظاہرہ کرتے اور شیخی کھانے ہوئے خوب ہی جھوٹ بولا ہے

(باقی صفحہ ۲ کالم ۲)

زکوٰۃ کا بیان

زکوٰۃ۔ بغرض رضائے الٰہی شریعت کے بتائے ہوئے مال کا ایک حصہ کا جو شرع نے مقرر کیا ہے مسلمان فقیر کو مالک کر دینا ہے اور وہ فقیر نہ ہاشمی ہو نہ ہاشمی کا آزاد کردہ غلام اور اپنا نفع اس سے بالکل جدا کرے۔ زکوٰۃ فرض ہے اس کا منکر کافر اور نہ دینے والا فاسق اور قتل کا مستحق اور ادا میں تاخیر کرنے والا گنہگار مردود الشہادۃ ہے (درمختار و عالمگیری) زکوٰۃ کے بیان میں بکثرت آیات و احادیث ہیں جن سے اس کا اہتمام بخوبی ظاہر ہوتا ہے۔ چنانچہ قرآن مجید میں اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے۔ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ۔ اور متقی وہ ہیں کہ ہم نے جو انہیں دیا ہے اس میں سے ہماری راہ میں خرچ کرتے ہیں اور فرماتا ہے۔ وَمَا اَنْفَقْتُمْ مِّنْ شَیْءٍ فَهُوَ يُخْلِفُهٗ وَهُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ۔ اور جو کچھ تم خرچ کرو گے اللہ تعالیٰ اس کی جگہ اور دے گا۔ اور وہ بہتر روزی دینے والا ہے اور فرماتا ہے وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ بِمَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ هُوَ خَيْرًا لَّهُمْ ۭ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ ۭ سَيُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔ جو لوگ بخل کرتے ہیں اس کے ساتھ جو اللہ نے اپنے فضل سے انہیں دیا وہ یہ گمان نہ کریں کہ وہ ان کے لئے بہتر ہے۔ بلکہ یہ ان کے لئے برا ہے۔ اس چیز کا قیامت کے دن ان کے گلے میں طوق ڈالا جائیگا جس کے ساتھ بخل کیا۔ اور فرماتا ہے۔ جو لوگ سونا اور چاندی جمع کرتے اور اسے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے انہیں دردناک عذاب کی خوشخبری سنا دو جس دن آتش جہنم میں وہ تپائے جائینگے اور ان سے ان کی پیشانیاں اور کروٹیں اور پیٹھیں داغی جائیں گی (اور ان سے کہا جائیگا) یہ وہ ہے جو تم نے اپنے نفس کے لئے جمع کیا تھا تو اب چکھو جو جمع کرتے تھے" (الآیہ)

احادیث۔ امام احمد مسند میں عمارہ بن حزم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ اللہ عزوجل نے اسلام میں چار چیزیں فرض کی ہیں۔ جو ان میں سے تین ادا کرے وہ اسے کچھ کام نہ دیں گی۔ جب تک پوری چاروں نہ بجا لائے۔ نماز، زکوٰۃ، روزہ، حج بیت اللہ۔ صحیح بخاری شریف میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جس شخص کو اللہ تعالیٰ مال دے اور وہ اس کی زکوٰۃ ادا نہ کرے تو قیامت کے دن وہ مال گنجے سانپ کی صورت میں کر دیا جائیگا جس کے سر پر دو چتیاں ہونگی۔ وہ سانپ اس کے گلے میں طوق بنا کر ڈال دیا جائیگا۔ پھر وہ سانپ اس شخص کی باچھیں پکڑ لیگا اور کہے گا۔ میں تیرا مال ہوں میں تیرا خزانہ ہوں اس کے بعد حضور نے اس آیت کی تلاوت کی وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ اسی کے مثل ترمذی و نسائی و ابن ماجہ نے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی۔ "طبرانی نے اوسط میں بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو قوم زکوٰۃ نہ دیگی اللہ تعالیٰ اسے قحط میں مبتلا فرمائیگا۔" طبرانی نے اوسط میں فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ حضور فرماتے ہیں (صلی اللہ علیہ وسلم) خشکی و تری میں جو مال تلف ہوتا ہے وہ زکوٰۃ نہ دینے سے تلف ہوتا ہے۔" نیز طبرانی انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ فرماتے ہیں صلی اللہ علیہ وسلم قیامت کے دن تونگروں کے لئے محتاجوں کے ہاتھوں سے خرابی ہے۔ محتاج عرض کرینگے۔ ہمارے حقوق جو تو نے ان پر فرض کئے تھے انہوں نے ظلماً نہ دیئے۔ اللہ عزوجل فرمائیگا۔ مجھے قسم ہے اپنی عزت و جلال کی کہ تمہیں اپنا قرب عطا کرونگا اور انہیں (تونگروں کو) دور رکھوں گا۔"

مسائل:۔ مسئلہ:۔ سونے کی نصاب بیس مثقال ہے یعنی ساڑھے سات تولے اور چاندی کی دو سو درہم یعنی ساڑھے باون تولے۔ مسئلہ۔ سونے چاندی کے علاوہ تجارت کی کوئی چیز ہو جس کی قیمت سونے یا چاندی کی نصاب کو پہنچے تو اس پر بھی زکوٰۃ واجب ہے یعنی قیمت کا چالیسواں حصہ اور اگر اسباب کی قیمت تو نصاب کو نہیں پہنچتی مگر اس کے پاس ان کے علاوہ سونا چاندی بھی ہے تو ان کی قیمت سونے چاندی کے ساتھ ملا کر مجموعہ کریں اگر مجموعہ نصاب کو پہنچا زکوٰۃ واجب ہے۔ مسئلہ پیسے جب رائج ہوں اور دو سو درہم چاندی یا بیس مثقال سونے کی قیمت کے ہوں تو ان کی زکوٰۃ واجب ہے اگرچہ تجارت کے لئے نہ ہوں اسی طرح نوٹ کی زکوٰۃ بھی واجب ہے۔ مسئلہ۔ مالک نصاب سال تمام ہونے سے پیشتر بھی زکوٰۃ ادا کر سکتا ہے۔ لہٰذا مناسب ہے کہ تھوڑا تھوڑا زکوٰۃ میں دیتا رہے ختم سال پر حساب کرے اگر زکوٰۃ پوری ہو گئی فبہا۔ اور کچھ کمی ہو تو اب فوراً دے دے۔ تاخیر جائز نہیں نہ اسکی اجازت کہ اب

(باقی برصفحہ ۵)

ممکن نہیں ہے دامن سرور کو چھوڑ دوں

حضرت مولانا محمد صابر صاحب قادری نسیم بستوی (بجارت)

گلشن کو چھوڑ دوں سرو اختر کو چھوڑ دوں ؛ ممکن نہیں ہے دامن سرور کو چھوڑ دوں
مومن ہوں مجھ کو خاک مدینہ سے عشق ہے ؛ کافر نہیں کہ شہر پیمبر کو چھوڑ دوں
محشر میں جو نسیم مدار نجات ہے
ذکر رسول نعت پیمبر کو چھوڑ دوں؟

سلطان السالکین غریب نواز حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری قدس سرہٗ العزیز

ہندوستان میں سلسلۂ چشتیہ کے بانی خواجہ معین الملۃ والدین حسن چشتی سنجری قدس سرہٗ العزیز بلدۂ سجستان میں پیدا ہوئے۔ سلسلۂ نسب یہ ہے:۔

خواجہ معین الحق والدین بن غیاث الدین بن سید کمال الدین بن سید احمد حسین بن سید طاہر بن سید عبد العزیز بن سید ابراہیم بن امام علی رضا بن امام موسیٰ کاظم بن امام جعفر بن امام محمد باقر بن امام علی زین العابدین بن سید نا امام حسین بن علی المرتضیٰ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین بارہ سال کی عمر میں والد بزرگوار کا سایہ سر سے اٹھ گیا۔ ترکہ میں ایک باغ تھا۔ اس کی نگہبانی کرتے تھے۔ ایک روز ابراہیم قندوزی نامی مجذوب باغ میں آئے۔ خواجہ معین الدین نے انگور کے خوشے پیش کئے لیکن انہوں نے انگور نہ کھایا اور کھلی (کنجارہ) کو دانتوں سے چبا کر خواجہ صاحب کے منہ میں دیا۔ کھلی کا کھانا تھا کہ خواجہ صاحب کا دل انوار الٰہی سے روشن ہو گیا۔ علائق دنیا سے برگشتہ ہو کر طلب خدا میں اٹھ کھڑے ہوئے اور سمرقند پہنچے۔ یہاں کلام پاک حفظ کیا۔ اور علوم ظاہری کی تعلیم میں مشغول رہے۔

سمرقند سے نکل کر عراق کی طرف روانہ ہوئے قصبہ ہارون جو نیشاپور کے حدود میں واقع تھا میں حضرت شیخ عثمان ہارونی قدس سرہٗ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور ان سے شرف بیعت حاصل کیا۔ سیر العارفین کے مؤلف کا بیان ہے کہ خواجہ صاحب شیخ عثمان ہارونی کی خدمت میں اڑھائی سال رہے اور ریاضات و مجاہدات میں زندگی بسر کی۔

سیر الاقطاب۔ اخبار الاخیار۔ مونس الارواح سفینۃ الاولیاء میں لکھا ہے کہ بیس سال اپنے پیر کی خدمت میں رہے اس مدت میں خواجہ صاحب نے اپنے پیر و مرشد کے ساتھ دس سال تک سیاحت کی۔ اسی سلسلہ میں مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کی زیارت کی۔ پیر و مرشد نے ان کے حق میں خدا اور اس کے رسول (جل جلالہٗ و صلی اللہ علیہ وسلم) کی بارگاہ میں دعائیں (اور التجائیں) کیں۔ عالم غیب سے ندا آئی۔

"معین الدین دوست ماست او را قبول کردم و برگزیدم۔"

مدینہ منورہ ہی میں بارگاہِ رسالت سے خواجہ صاحب کو ہندوستان جانے کی بشارت ملی۔ شیخ عثمان ہارونی علیہ الرحمۃ کو خواجہ صاحب سے بڑی شیفتگی اور محبت تھی۔ چنانچہ خواجہ صاحب کو خرقۂ خلافت سے سرفراز کیا۔ اس وقت ان کا سن شریف ۵۲ برس کا تھا اور جب وہ پیر سے رخصت ہونے لگے۔ تو ان کو عزیز مرید کی فرقت گوارا نہ ہوئی اور بغداد کے سفر میں ساتھ رہے۔ قصبہ ہارون سے خواجہ صاحب بغداد کی جانب روانہ ہوئے سنجان پہنچ کر شیخ نجم الدین کبریٰ قدس سرہٗ کی خدمت میں اڑھائی برس مقیم رہے۔ وہاں سے چل کر جیلان پہنچے اور حضرت شیخ محی الدین ابو محمد عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے شرف نیاز حاصل کیا۔ اور ان کی معیت میں بغداد آئے۔ جہاں شیخ الشیوخ شہاب الدین سہروردی علیہ الرحمۃ اور ان کے پیر شیخ ضیاء الدین کی صحبت سے مشرف ہوئے۔ اور یہیں خواجہ اوحد الدین کرمانی قدس سرہٗ سے فیض یاب ہو کر ان سے خرقۂ خلافت پایا............

جس وقت خواجہ صاحب ہندوستان آئے تو شیخ علی ہجویری (داتا گنج بخش) رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا انتقال ہو چکا تھا۔ حضرت خواجہ صاحب نے ان کی قبر پر چلہ کیا۔ اور جب مدت ختم کر کے رخصت ہونے لگے۔ تو یہ شعر پڑھا ؎

گنج بخش فیض عالم مظہر نور خدا
ناقصاں را پیر کامل کاملاں را رہنما

خزینۃ الاصفیاء کے مصنف کا بیان ہے کہ گنج بخش کے نام سے شہرت کا سبب یہی ہے۔

لاہور سے خواجہ صاحب ملتان آئے..... یہاں سے آپ دہلی فروکش ہوئے۔ اور دہلی سے اجمیر (۱۰ محرم سنہ ۵۶۱ھ) میں نزول اجلال فرمایا۔ اور یہیں آخر وقت تک قیام رہا۔ اس زمانہ میں اجمیر و دہلی کا حکمران چوہان خاندان کا مشہور راجپوت راجہ پتھورا تھا۔ اس کے حکام نے خواجہ صاحب کے قیام میں بڑی مزاحمت کی۔ اور جب وہ خود ان کے مقابلہ میں بے بس اور لاچار رہے تو ہندو جوگیوں کو اپنے سحر و جادو سے خواجہ صاحب کو مغلوب کرنے کے لیے مامور کیا۔ لیکن خواجہ صاحب اپنی روحانی قوت اور کرامت سے ان پر غالب رہے اور رشد و ہدایت کا سلسلہ جاری رکھا۔ آپ کی تعلیم سے راجہ پتھورا کے ملازمین بھی مشرف بہ اسلام ہونے لگے۔ راجہ نے خواجہ صاحب کو اجمیر سے نکال دینے کی دھمکی دی۔ مگر خواجہ صاحب نے دھمکی کے جواب میں صرف یہ ارشاد فرمایا۔ کہ ما او را بیروں کردیم و دادیم۔ کہ ہم نے اس کو باہر کر دیا ہے۔ یہ القصہ (؟) پیشین گوئی صحیح ثابت ہوئی۔ سلطان شہاب الدین غوری نے پتھورا کے خلاف ۵۸۶ھ اور ۵۸۸ھ میں دو حملے کئے۔ اور آخری حملہ میں پتھورا گرفتار ہو کر مارا گیا۔ اس کے بعد مسلمانوں کے سیاسی اقتدار اور خواجہ صاحب کے فیوض و برکات سے ہندوستان اسلام کے نور سے منور ہو گیا اسی لیے خواجہ صاحب کا لقب "وارث النبی فی الہند" ہے۔

اجمیر میں قیام کے زمانہ میں خواجہ صاحب نے دو شادیاں کیں جن میں ایک تو سید وجیہ الدین صاحب کی دختر نیک اختر تھیں۔ اور دوسری کسی ہندو راجہ کی لڑکی تھی۔ جو مشرف باسلام ہو گئی تھی۔ پہلے نکاح کے ستائیس برس بعد آپ نے عالم بقا کو رحلت فرمائی۔ تاریخ وفات دو شنبہ ۶ رجب المرجب سنہ ۶۳۲ھ ہے۔ سیر العارفین کے مصنف کا بیان ہے کہ وفات کے وقت سن شریف ۹۷ سال تھا۔ لیکن سفینۃ الاولیاء میں رحلت کے وقت آپ کا سن ۹۴ اور مونس الارواح میں ۱۰۷ سال لکھا ہے۔

ہندوستان کے صوفیائے کرام میں خواجہ صاحب کا مرتبہ سب سے زیادہ بلند ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جانب سے آپ کو "قطب المشائخ" کے لقب کی بشارت ملی۔

خواجہ قطب الدین بختیار کاکی قدس سرہٗ نے آپ کو ملک المشائخ سلطان السالکین۔ منہاج المتقین۔ قطب الاولیاء۔ شمس الفقراء۔ ختم المتقین کے لقب سے یاد کیا ہے۔ سیر العارفین کے مؤلف نے آپ کو سلطان العاشقین اور برہان العارفین لکھا ہے۔

سیر الاقطاب کے مصنف نے قطب الاقطاب حجۃ الاولیاء۔ مہبط الانوار۔ مخزن معرفت و حقیقت پردہ انداز اسرار غیبی۔ چہرہ کشائے ... (؟) مولانا عبد الحق محدث دہلوی نے آپ کو سرحلقۂ مشائخ کبار لکھا ہے۔

خواجہ صاحب کے فیوض و برکات اور کرامات و خوارق عادات عام طور سے بہت مشہور ہیں۔ اور آج بھی ان کی ابدی خواب گاہ کی زیارت کے لیے ہندوستان کے ہر گوشہ کے لوگوں کا ہجوم رہتا ہے۔ (تذکرہ اولیائے کرام)

<table><tr><td>

نبی کا ہے کتنا وقار اللہ اللہ

از مولوی محمد شریف صاحب متعلم مدرسہ رضویہ راہوالی (؟) کش

حبیب خدا کا وقار اللہ اللہ ؛ کہ ہے عرش پر انتظار اللہ اللہ
وہ معراج کی ہے بہار اللہ اللہ ؛ اُدنُ کی ہے ندا بار بار اللہ اللہ
براق ان کا نوری ہوں نوری براقی ؛ نہ ہو نور کیونکر سوار اللہ اللہ
کھڑے انبیاء پیچھے ہیں دست بستہ ؛ نبی کا ہے کتنا وقار اللہ اللہ
مدینہ کے باغ و بہار اللہ اللہ ؛ کہ سب جنتیں ہیں نثار اللہ اللہ
حبیب خدا کے تصدق سے ہم کو ؛ ملیں نعمتیں بے شمار اللہ اللہ
وہی ہے خدا کا جو ہے مصطفےٰ کا ؛ انہی پر ہے دار و مدار اللہ اللہ
ہے بخشی رتبہ کو فردوس جنت ؛ نبی کا ہے وہ اختیار اللہ اللہ
بجز ذکر احمد نہیں کچھ بھی حاصل ؛ سنئے جاؤ کتنی ہی بار اللہ اللہ
قبر میں حشر میں کسی جا نہ بھولیں ؛ وہ بڑھ کر کے ہیں غمگسار اللہ اللہ
شریف حزیں کو بلا لو مدینے
جو ہے رحمتوں کا دیار اللہ اللہ

</td></tr></table>

دوسروں کی زبان سے

ہفت روزہ فرازیع سرگودھا مورخہ ۱۴ دسمبر ۶۵ء کے صفحہ ۴ کالم ۴، ۵، ۶ میں ایک مضمون شائع ہوا جس میں واقعات کو موڑ توڑ کر پیش کرنے کی بے ناصبہ کوشش کی گئی۔

واقعات کی صحیح پوزیشن یہ ہے کہ سلانوالی کے چوک بلاک نمبر ۱ میں کینال والوں نے ۴۹ء میں ایک مسجد کی بنیاد رکھی جو اہل سنت اور مشائخ عظام سے وابستگی رکھتے تھے ختم فاتحہ، میلاد شریف وغیرہ اور دوسرے کے قائل تھے اپنے عقائد کے لوگوں سے چندہ فراہم کر کے مسجد پختہ تیار کر لی جیسا کہ شائع شدہ روئداد ۴۹ء سے ظاہر ہے چونکہ اہل السنت سادہ لوح اور نیک گمان ہوتے ہیں اس لئے اہل محلہ اور انتظامیہ نے قاری عبد العلیم اور حافظ ظہور الدین کو امام و خطیب بنا لیا۔ یہ دونوں ہی وہابی دیوبندی تھے اور خطیب نے ایک عرصہ تک راز داری سے کام کرتے رہے جب قدم جما لئے رفتہ رفتہ اپنے عقیدہ کے آدمی کو بلوا کر تقاریر کا سلسلہ شروع کر دیا۔ جب تک کام راز داری میں رہا کوئی تنازعہ پیدا نہ ہوا۔ غلام غانی یا پی جب جب اپنے عقائد کا پرچار کرنے لگی تو ان تو ان تنازعہ پیدا ہونا شروع ہو گیا مولوی دلبر حسین کی راہنمائی میں مولوی فضل قدیر کو دونوں پارٹیوں نے ثالث مانا لیکن جب وہ لاہور سے آئے تو پتہ چلا کہ وہ بھی دیوبندی ہیں تو اہل السنت نے انکی ثالثی سے انکار کر دیا اور اس نے بلا تحقیق اور بلا رضامندی فریقین کا یک طرفہ فیصلہ دے دیا جس کی بنا پر فیصلہ زبردستی ٹھونسنے کی بے فائدہ کوشش کی یاد رہے کہ شرعاً ثالث کے فیصلہ کا نفاذ فریقین کی رضامندی پر موقوف ہے۔ ۱۲ ربیع الآخر ۸۶ء کو علامہ سید احمد سعید شاہ صاحب قبلہ پرتشریف لائے اور افسران مجاز نے صلح کرانے کی نہایت کوشش کی لیکن کامیاب نہ ہو سکے اسپر دونوں پارٹیوں کے چند آدمیوں کو پابند ضمانت کر لیا گیا۔ فتنہ کے اصل بانی فضل الرحمان شریف الدین ہیں جنکی باہمی زبان بندی اور گرفتاریاں بھی عمل میں آ چکی ہیں۔

(سہ روزہ مشعل سرگودھا ۲۱ جنوری ۶۶ء) (ایڈیٹر کی ڈاک)

مسئلہ تقبیل ابہامین

استفتاء: تقبیل ابہامین یعنی اذان وغیرہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک سن کر انگوٹھے چومنے کا کیا حکم ہے؟

الجواب وہو الموفق للصواب۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم گرامی سن کر انگوٹھے چوم کر آنکھوں پر لگانا مستحب ہے۔ یہ فعل آدم علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی سنت ہے اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اور حضرت خضر علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام سے بھی منقول ہے۔ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو شخص ایسا کریگا اس کے گناہ بخشے جائیں گے اور قیامت کے روز میری شفاعت اس کے لئے حلال ہوگی اور وہ کبھی اندھا نہیں ہوگا اور نہ اس کی آنکھیں دکھیں گی بلکہ اس فعل سے اندھے انکھیارے ہو گئے (۱) تفسیر روح البیان مصنفہ علامہ اسمٰعیل حقی علیہ الرحمۃ متوفی ۱۱۳۷ھ جلد ۷ مطبوعہ مصر و استنبول صفحہ ۲۲۹ و تفسیر بحر العلوم و تفسیر الوطالب میں ہے کہ آدم علیہ السلام جب جنت میں تھے تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دیدار و ملاقات کے مشتاق ہوئے اللہ تعالیٰ نے آپ کی طرف وحی کی کہ وہ آپ کی پشت مبارک میں ہیں اور آخری زمانہ میں ان کا ظہور ہوگا۔ نیز اللہ تعالیٰ نے آپ کے نور کو ان کی انگشت شہادت میں ظاہر فرمایا تو اس نور نے تسبیح پڑھنی شروع کر دی (اسی وجہ انگشت شہادت کو مسبحہ کہتے ہیں) دوسری روایت ہے کہ اللہ پاک نے اپنے حبیب پاک کے جمال کا نقشہ انگوٹھوں کے ناخنوں میں آئینہ کی طرح ظاہر فرمایا تب آدم علیہ السلام نے انگوٹھوں کو چوم کر اپنی آنکھوں پر مسح فرمایا اور ملا۔ اس لئے یہ آپ کی اولاد کے لئے اصل ٹھیرا۔ جب جبرائیل علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس واقعہ کی خبر دی تو آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص میرا نام اذان میں سن کر انگوٹھوں کو چوم کر آنکھوں سے ملیگا وہ کبھی اندھا نہ ہوگا (۲) محدث دیلمی حافظ شیرویہ متوفی ۹ رجب ۵۰۹ھ (جن کے حق میں حافظ ذہبی کہ ایک لاکھ حدیث یاد ہو) یحییٰ بن مندہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں "جوانے زیرک و حسن خلق در مذہب سنت متصلب (سخت) است واز اعتزال دور" (بستان المحدثین مصنفہ شاہ عبد العزیز دہلوی) کتاب الفردوس میں فرماتے ہیں مَنْ قَبَّلَ ظُفْرَيْ إِبْهَامَيْهِ عِنْدَ سَمَاعِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللهِ فِي الْأَذَانِ أَنَا قَائِدُهُ وَمُدْخِلُهُ فِي صُفُوفِ الْجَنَّةِ یعنی بروایت ابوبکر صدیق رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو شخص اذان میں اشہد ان محمدا رسول اللہ سنکر انگوٹھے چومے گا میں اس کا قائد ہوں اور اس کو جنت کی صفوں میں داخل کرنیوالا ہوں (۳) رد المختار۔ تصنیف ۱۲۴۹ھ مصری جلد اول آخر باب اذان صفحہ ۲۹۳ مصنفہ ابن عابدین متوفی ۱۲۵۲ھ و طحطاوی علی مراقی الفلاح مصری صفحہ ۱۱۱۔ جامع الرموز۔ محیط۔ خزانۃ الروایات۔ کنز العباد۔ مقدمۃ الصلوٰۃ۔ تہذیب الصلوٰۃ۔ وغیرہ وغیرہ میں ہے۔ یستحب ان یقال عند سماع الاولی من الشہادۃ صلی اللہ علیک یا رسول اللہ وعند الثانیۃ منہا قرۃ عینی بک یا رسول اللہ ثم یقول اللہم متعنی بالسمع والبصر بعد وضع ظفری الابہامین علی العینین فانہ علیہ السلام یکون قائدا لہ الی الجنۃ۔ ترجمہ جب مؤذن اشہد ان محمدا رسول اللہ کہے تو سننے والا پہلی مرتبہ صلی اللہ علیک یا رسول اللہ پڑھے اور مستحب ہے کہ انگوٹھوں کو بوسہ دیکر آنکھوں سے لگالے اور دوسری مرتبہ کہے قرۃ عینی بک یا رسول اللہ اللہم متعنی بالسمع والبصر۔ (بہار شریعت حصہ سوم مصنفہ صدر الشریعۃ مولانا امجد علی صاحب مرحوم) خزانۃ الروایات کی عبارت بحوالہ مقدمہ یوں ہے "چوں نام نبی اندر وبشنود۔ دو ابہام بوسہ دو دیدہ نہد" (۴) فتاویٰ مولوی عبد الحی ج ۳ صفحہ ۲۶ فتاویٰ افریقہ صفحہ ۳۸ الصروف السنیۃ الانیقۃ۔ فتاویٰ صوفیہ۔ فتاویٰ الجواہر وغیرہ میں بھی یہ مسئلہ اسی طرح مرقوم ہے (۵) مولانا جلال الدین رومی متوفی ۶۷۲ھ اپنی کتاب مثنوی شریف دفتر اول صفحہ ۲۸ (مطبوعہ نولکشور لکھنؤ) میں فرماتے ہیں ~ بود در انجیل نام مصطفےٰ۔ آں سر پیغمبراں بحر صفا۔ بود ذکر حلیہ ہا و شکل او۔ بود ذکر غزو و صوم و اکل او۔ طائفہ نصرانیاں بہر ثواب۔ چوں رسیدندی بداں نام و خطاب۔ بوسہ دادندی براں نام شریف۔ رو نہادندے براں وصف لطیف۔ یعنی عیسائی انجیل میں بغرض ثواب حضور کے نام پاک کو دیکھ کر بوسہ دیتے تھے۔ لہٰذا وہ آفتوں سے محفوظ رہے۔ (مختصراً) اسی طرح انجیل برنباس مترجم مطبوعہ حمیدیہ سٹیم پریس لاہور کے صفحہ ۶/۹۱ میں ہے جس کی مختصر عبارت بخوف الطویل یہ ہے کہ آدم علیہ السلام نے جبکہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ کا ذکر پاک اپنے انگوٹھوں میں پایا۔ تو ان کلمات کو پدری محبت کے ساتھ بوسہ دیا اور اپنی دونوں آنکھوں سے ملا (۶) مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ جن کا نسب (۲۷) واسطوں سے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے ملتا ہے۔ جن کی ولادت ۱۴ شوال المکرم ۹۷۱ھ میں ہوئی اور وفات ۲۸ صفر ۱۰۳۴ھ آپ ہر چہار سلسلہ (نقشبندیہ سہروردیہ قادریہ چشتیہ) وغیرہ کے مجاز تھے۔ جواہر مجددیہ مصنفہ جناب احمد حسین خان صاحب امروہی ثم حیدر آبادی صفحہ ۵۵ میں آپ کے عملیات میں لکھا ہے۔ کہ آپ اذان میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام پاک سن کر تقبیل ابہامین کیا کرتے تھے۔ (۷) مولانا مولوی حاجی قاضی شاہ عبد القدوس صاحب گنگوہی حنفی قادری چشتی دادا پیر مجدد الف ثانی صاحب قدس سرہٗ متوفی ۲۳ جمادی الاخریٰ ۹۴۵ھ بروز شنبہ نے مجموعہ خطب صفحہ ۲۰۶ خطبہ چہارم ماہ شوال میں بالتفصیل انگوٹھے چومنے کا مسئلہ بحوالہ کتب معتبرہ ارقام فرمایا ہے۔ آخر میں آپ لکھتے ہیں۔ کہ مخالفین کا یہ کہنا کہ جلال الدین سیوطی متوفی ۹۱۱ھ رحمہ اللہ نے تیسیر المقال او درر المنتثرہ میں کہا ہے کہ تقبیل ابہامین کی سب حدیثیں موضوع ہیں۔ یہ صریح بہتان اور سفید جھوٹ ہے۔ کیونکہ بعض محدثین اور فقہاء فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن ہے اور بعض کہتے ہیں کہ ضعیف ہے اور بعض کہتے ہیں کہ یہ فعل سنت ہے اور بعض کے نزدیک مستحب ہے ع (۸) اسی طرح مولانا ابو الفیض محمد عبد اللہ دہلوی نے فیض الاسلام فی تردید زینت الاسلام کے صفحہ ۲۳۳ سے صفحہ ۲۹۴ تک ۴۷ کتابوں کے حوالوں سے مولانا مولوی غلام دستگیر قصوری کی کتاب تحفہ دستگیری کی سند سے اور مولانا ابو الحسن صاحب متوفی ۱۳۰۱ھ کاکوروی لکھنوی نے تفریح الاذکیا مرتبہ ۱۲۶۰ھ/۱۲۶۱ھ میں اور مولانا عبد الغفار خان صاحب مرحوم مفتی عدالت گوالیار نے نور العینین مطبوعہ مجتبائی دہلی میں اور حضرت مولانا مولوی حاجی احمد رضا خان صاحب قادری مجدد مائۃ حاضرہ بریلوی نے منیر العینین میں اور پیر مہر علی صاحب چشتی نے ملفوظات طیبہ کے صفحہ ۲۲۶ میں اور مولانا مولوی حشمت علی صاحب مناظر اہل سنت نے اور مولانا حاجی مفتی احمد یار خان صاحب گجراتی نے کتاب جاء الحق و زہق الباطل میں اور مولانا غلام قادر صاحب بدایونی نے اور چشتی بھیروی نے سلسلۃ الاسلام کی دوسری کتاب صفحہ ۱۸ میں تحریر فرمایا ہے اور حضرت علامہ ابن حجر مکی کتاب تحفہ میں لکھتے ہیں "ومن شرط العمل بالحدیث الضعیف ان لا یشتد ضعفہ وحدیث الدیلمی لیس فیہ شدۃ الضعف کا سیاق اختصاصا منہ قریبا بل صح رفعہ الی الصدیق الاکبر رضی اللہ عنہ" چنانچہ حضرت امام رداد محدث موجبات الرحمۃ میں لکھتے ہیں۔ کہ جبکہ ثابت ہو گیا اس حدیث کا مرفوع ہونا حضرت خلیفہ اول کی طرف تو مومنین کے عمل کرنے کے لئے کافی ہو گیا۔ بدلیل حدیث علیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین اور والشیخ امام الرداد فی کتاب موجبات الرحمۃ واثبت رفعہ الی الصدیق الاکبر فیکفی العمل بقولہ علیکم بسنتی الخ فثبت انہ مندوب فعلا ان یکون بدعۃ۔ اسی طرح کتاب فتح المبین شرح الاربعین میں مذکور ہوا۔ اور اسی طرح علامہ رملی محدث نے کتاب نہایہ شرح منہاج نووی میں اس کی تصریح فرمائی اور حضرت امام سخاوی نے تائیدات کثیرہ اور روایات قویہ سے حدیث تقبیل ابہامین کو قوت دی ہے۔ انہیں سے روایت ہے۔ حدیث ابی العباس احمد بن ابی بکر الرداد یمانی کہ وہ جلیل القدر علمائے شافعیہ سے ہیں کہ انہوں نے موجبات الرحمۃ میں اس حدیث کو منقطعا حضرت خضر علیہ السلام سے روایت کیا (نور العینین صفحہ ۱۹ مطبوعہ مجتبائی دہلی) اسی طرح ملا علی قاری نے موضوعات (المصنوع فی احادیث الموضوع) کبیر میں تفصیل بیان فرمائی جیسا کہ علامہ مذکور نے اوپر تحریر فرمایا ہے۔ خاکسار نے انگوٹھے چومنے کا مسئلہ حضرت انور شاہ صاحب کشمیری دیوبندی سے جبکہ وہ لاہور میں حاجی الشاہ درود شریف پیر عبد الغفار شاہ صاحب متوفی ۱۷ جمادی الاخریٰ ۱۳۴۰ھ مرحوم کے عرس مبارک میں تشریف لائے تھے۔ مفتی اعظم غلام مصطفےٰ صاحب کشمیری کی موجودگی میں دریافت کیا۔ تو آپ نے فرمایا کہ [illegible] خاکسار نے حوالہ طلب کیا۔ تو آپ نے جواب دیا۔ کہ علامہ جلال الدین سیوطی کی ایک قلمی کتاب ہے جس کا نام اس وقت یاد نہیں جب میں دیوبند جاؤں گا۔ تو بذریعہ خط دریافت کر لینا۔ خط لکھا مگر جواب نہ ملا۔ سوا اس کتاب کے متعلق شاہ عبد القدوس صاحب گنگوہی حنفی نے جواب دیدیا جس کا اوپر ذکر ہو چکا ہے۔ ملا علی قاری متوفی ۱۰۱۴ھ نے فرمایا۔ لا یصح رفعہ یعنی اس حدیث کا سلسلہ سند رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچنا صحیح نہیں لیکن صدیق اکبر تک پہنچنا صحیح ہے۔ جب اتنے بڑے راستباز تک سند صحیح ہے تو بموجب فرمان واجب الاذعان میری سنت لازم پکڑو اور میرے خلفائے راشدین کی بھی۔ تو عمل کے لیے کافی ہو گیا اور اس حدیث کو موضوع کہنا جہالت اور جسارت اور بہتان صریح ہے۔ اسی طرح یہ مسئلہ قطب الارشاد (مصنفہ الحاج فقیر اللہ ابن عبد الرحمن رتاسی جلال آبادی) اور ہدیۃ الحرمین حاجی حافظ عبد الکریم دہلوی قادری شاگرد محمد قاسم مفتی اور جامع الفتاویٰ از تالیفات مفتی سید عبد الفتاح حسینی قادری گلشن آبادی میں بھی مفصل لکھا گیا ہے۔

ہٰذا عندنا واللہ ورسولہ اعلم وعلمہ
جل مجدہ اتم واحکم احقر الورٰی مولانا مفتی
ابو الرشید محمد عبد العزیز اصلح اللہ حالہ
ومآلہ مزنگ لاہور

ع بدعت کسی کے نزدیک بھی نہیں۔

بقیہ امریکی تہذیب:۔ میں کے ساتھ عرض کیا چھوڑئیے ہی بحث کو...... اگر رات کو غریب خانہ پر تشریف لائیں تو کچھ خاص باتیں کرنی ہیں:

بولے ۔۔ "ہاں ہاں ضرور افطار کے وقت آجاؤنگا ۔"

"افطار" میں نے چونک کر کہا ۔ "آپ تو ان دقیانوسی باتوں سے ہمیشہ بلند رہے ہیں ۔"

بولے ۔ "ارے تو کیا بالکل ہی کافر سمجھ لیا ہے بکری میں دو دو ھ بھی اور افطار میں کھجور وغیرہ تو میں پابندی سے کھاتا ہوں ۔"

خیر افطار پر سرکار تشریف لائے اور حق یہ ہے کہ افطار کا حق ادا کر دیا میں بجائے تم افطار کر کے مسجد چلا گیا اور لوٹ کے دیکھتا ہوں تو جرا دستر خوان صاف ہے مسکرا کر بولے :۔

"یار تم لوگ نعمت کی قدر نہیں کرتے ۔ دن بھر بھوکے پیاسے رہ کر افطار تو اچھی طرح کرنا تھا، نماز تو بعد میں بھی ہو جاتی ۔" کھانا اُترا ۔ ڈٹ کے کھایا گیا ۔ فارغ ہو کر بولے :۔

"ہاں اب بتاؤ کیا باتیں کرنی تھیں ۔" میں نے ایک لفافہ انہیں دیتے ہوئے کہا: "کچھ نہیں ۔ یہ ایک خط ہے تم اپنی چھوٹی بہن مس ناز کو دے دینا ۔"

چونک گئے ۔ "خط ۔ ناز کو ۔۔۔ کیا مطلب ؟"

میں نے کہا ۔ "کوئی خاص بات نہیں ۔ دراصل آپ کے حقیقت پسندانہ ارشادات سے میری آنکھیں کھلیں اور سوچا کہ کیوں نہ میں بھی مس ناز سے مہذب کلچرل تعلقات قائم کروں ۔ ڈاک سے خط ڈالنے میں خواہ مخواہ پیسے صرف ہوتے اس لئے آپ کو دے دیا ہے ۔"

اب تو پارہ سوا سو ڈگری چڑھ گیا ۔ منہ میں کف لاتے ہوئے بولے ۔

"کیا ذلیل باتیں کرتے ہو ۔ شرم نہیں آتی مجھ سے ہی میری بہن کو خط بھجواتے ہو کمینے کہیں کے ۔"

اور خط کھول کر پڑھا جو یہ تھا ۔

مس ناز صاحبہ ! یہ خاکسار بلا...... خشک ماحول سے بیزار ہو کر خواہش کرتا ہے کہ روزانہ تھوڑا سا وقت آپ مجھ غریب کو بھی عنایت کریں سینما وغیرہ کا خرچ میرے ذمہ ہوگا ۔ ویسے تو آپ کو اسکول آتے جاتے دیکھ کر میں مدت سے عشق نا ہنجار کا شکار ہوں اور نہیں جانتا کہ ہارٹ کیوں ابھی تک فیل نہیں ہوا ۔ لیکن تعلق پیدا کرنے کی ہمت نہیں ہوتی تھی ۔ اب آپ کے مشفق بھائی نے بتایا ہے کہ ان کے نزدیک لڑکیوں کے آزاد کلچرل روابط بہت پسندیدہ چیز ہیں اور ان سے عورتوں کی خودی اور عزتِ نفس محفوظ رہتی ہے ۔ لہٰذا التماس ہے کہ ملاقات کا مناسب وقت بتایا جائے ۔ آپ کی خودی اور عزتِ نفس کی حفاظت کا طالب ۔ مُلّا......

میرے دوست کا خط والا ہاتھ کانپ رہا تھا ۔ اور چہرے پر غیظ و غضب کے ساتھ جھینپ اور جھنجھلاہٹ بھی نمایاں تھی ۔ کانپتی ہوئی آواز میں بولے :۔

"ایسے ذلیل مذاق کی تم سے امید نہ تھی ۔" میں نے سنجیدگی سے کہا ۔ "مذاق کیسا ۔ میں تو واقعی سنجیدگی کے موڈ میں ہوں ۔ آخر دو پہر ہی تو آپ نے امریکن عورتوں کے سلسلہ میں آزاد کلچرل تعلقات کی خوبیاں بیان کی تھیں ۔ آپ کی بہن امریکن نہ سہی عورت ہونے میں تو امریکن عورتوں ہی جیسی ہیں کیا ان کی خودی اور عزتِ نفس آپ کو عزیز نہیں ہے ؟"

بھنا کے بولے ۔ "او ڈیم فول بنکی ڈنکی !" اور بھاگے چلے گئے ۔ (ماخوذ)

بقیہ زکوٰۃ کا بیان صہ ۲ تھوڑا تھوڑا کر کے ادا کرے بلکہ جو کچھ باقی ہے کل فوراً ادا کر دے اور پیشگی دے دیا ہے تو سال آئندہ میں مجرا کرے ۔ **مسئلہ:** ۔ زکوٰۃ ادا کرنے میں یہ ضرور ہے کہ جسے دیں مالک بنا دیں اباحت کافی نہیں لہٰذا مال زکوٰۃ مسجد میں صرف کرنا یا اس سے میت کو کفن دینا یا میت کا قرض ادا کرنا یا غلام آزاد کرنا پل سرا سقایہ سڑک بنوا دینا نہر یا کنواں کھدوا دینا ان افعال میں خرچ کرنا یا کتاب وغیرہ کوئی چیز خرید کر وقف کر دینا ناکافی ہے **مسئلہ:** ۔ اپنی اصل یعنی ماں باپ دادا دادی نانا نانی وغیرہم جن کی اولاد میں یہ ہے اور اپنی اولاد بیٹا بیٹی پوتا پوتی نواسا نواسی وغیرہم کو زکوٰۃ نہیں دے سکتا ۔ یونہی صدقہ فطر و نذر و کفارہ بھی انہیں نہیں دے سکتا ۔ رہا صدقۂ نفل وہ دے سکتا ہے بلکہ بہتر ہے ۔ **مسئلہ** زکوٰۃ وغیرہ صدقات میں افضل یہ ہے کہ اولاً اپنے بھائیوں بہنوں کو دے ۔ پھر ان کی اولاد کو پھر چچا اور پھوپیوں کو پھر ان کی اولاد کو پھر ماموں اور خالہ کو پھر ان کی اولاد کو پھر ذوی الارحام یعنی رشتہ والوں کو پھر پڑوسیوں کو پھر اپنے پیشہ والوں کو پھر اپنے شہر یا گاؤں کے رہنے والوں کو (اگر یہ لوگ مستحق ہوں تو) ۔ **مسئلہ** دشمنانِ دین مخالفین اہل سنت بدمذہبوں کو زکوٰۃ دینا ہرگز جائز نہیں ۔ انہیں زکوٰۃ دینا حرام سخت حرام ہے ۔ اور دی تو ہرگز ادا نہ ہوگی (بہار شریعت)

نوٹ :۔ مزید مسائل کی تحقیق کیلئے علماء کرام و بہار شریعت حصہ پنجم کی طرف رجوع کرنا چاہیئے ۔

رزم ۔۔۔۔ و ۔۔۔۔ بزم

مغرب زدہ بیگم | کیوں جی ! آج آپ یہ سوگ کی سی صورت کیوں بنائے بیٹھے ہیں ۔ جی کچھ نہیں ۔ آخر کچھ ہوئے بھی ہیں نے کتنی بار یہ درخواست کی ہے کہ آپ بغیر برقعہ اوڑھے گھر سے باہر نہ جایا کریں ۔

اُف میرے اللہ اس شخص نے تو میری زندگی کو ایک مستقل عذاب بنا دیا ہے ۔ جب دیکھو کرتی نہ کرتی بگم برقعہ کو گھر کر دیا جاتا ہے ۔ پچھلے دنوں میں ذرا اپنی سہیلی کے شوہر کے ساتھ پکچر دیکھنے چلی گئی تو مجھ پر آوارگی کا الزام لگا دیا ۔ پرسوں حمیدہ کے گھر چلی گئی تو یہ بات بنالی کہ بغیر بنیان کے میں نے مل کی باریک قمیص کیوں پہنی ۔ اب تم سے کوئی کیا کہے کہ یہ بڑی گرمی کا زمانہ ہے جی چاہتا ہے کہ بن پہ سے کپڑے جا کر پھینک دئیے جائیں اور تم کہتے ہو کہ مل کی قمیص کے نیچے بھی بنیان پہنو ۔ بنیان پہننے سے تو بہتر ہے کہ تم مجھے جلتی آگ میں ڈال دو تاکہ میں جل بھن کر خاک ہو جاؤں ۔ آج برقعہ کا ذکر لے بیٹھے ہو ۔ اب جلا اگر کوئی اس پروس میں جائے تو اپنا دوپر برقعہ کا خول ضرور چڑھا کر جائے ۔

نہیں ۔ نہیں ۔ مجھ سے تمہاری یہ باتیں ہرگز برداشت نہیں ہونگی ۔ آخر میں بھی عورت ہوں ۔ میرا بھی کوئی وجود ہے ۔ مجھے ہر جگہ ہر طریقے سے آنے جانے میں اگر تم نے کسی قسم کی رکاوٹ ڈالی ۔ تو کہے دیتی ہوں کہ میں اپنے میکے چلی جاؤں گی اور پھر زندگی بھر تمہارے گھر کا رخ نہیں کروں گی سمجھے !!

مغرب زدہ شوہر | ڈارلنگ ! تم تو بالکل "ملانی" ہو کر رہ گئی ہو جب دیکھو سجدے میں سر دیئے رہتی ہو ۔ ارے خدا تو سجدے سے سر اٹھا دو ۔ اور دنیا کے رنگ دیکھو ۔ آؤ آج ذرا کلب چلیں ۔

جی کلب تو میں ہرگز نہیں جاؤنگی ۔ کیا کہا ؟ میرے حکم کی خلاف ورزی کرو گی تو یہ خدا اور رسول کا بھی حکم ہے کہ شوہر کا حکم مانو ۔ تمہیں تو آج میرے ساتھ چلنا ہی پڑیگا ۔ آج ہماری شادی کو چھ ماہ سے زیادہ مدت گزر چکی ہے ۔ میرے تمام دوست تم سے متعارف ہونا چاہتے ہیں ۔ وہ ہر روز مجھے طعنے دیتے ہیں ۔ کہ یار تم تو بالکل ہی "ملا" ہو کر رہ گیا ہے ۔ آج تک تیری بیگم کی شکل تک نہیں دیکھی ۔

لیکن میرے سرتاج میں غیر مردوں کے سامنے کیسے جا سکتی ہوں میں مسلمان عورت ہوں اور غیر مردوں سے پردہ کرتی ہوں ۔ کیونکہ یہ میرا فرض اور میرا ایمان ہے خواہ وہ غیر مرد آپ کے کتنے ہی گہرے دوست کیوں نہ ہوں ...... لیکن ...... لیکن میں ان کے سامنے ہرگز نہیں جا سکتی ۔

اچھا اس کا مطلب یہ ہے کہ تم مجھے میرے دوستوں کے سامنے ذلیل اور رسوا کرنا چاہتی ہو تم یہ چاہتی ہو کہ میں پوری دنیا میں اپنا منہ دکھلانے کے قابل نہ رہوں ۔ نہ جانے میرے والدین نے ایسی کمبخت لڑکی سے میری شادی کیوں کر دی ۔ نکل جاؤ میرے گھر سے فوراً نکل جاؤ ۔ میں تمہاری اس "ملائیت" کو برداشت نہیں کر سکتا ۔ مجھے تم جیسی بیوی کی ضرورت نہیں ۔ جو پانچوں وقت سجدے میں پڑی رہتی ہو ۔ مجھے تو ایسی بیوی چاہئے جو میرے ہاتھ میں ہاتھ دیکر کلب جا سکے میرے اور میرے دوستوں کے ساتھ رقص کر سکے اور ہر آنے والے دوست کا ایک حسین مسکراہٹ کے ساتھ استقبال کر سکے ۔ جاؤ نکل جاؤ ۔ کہہ تو دیا نکل جاؤ میرے گھر سے ۔ کھڑی کھڑی منہ کیا دیکھ رہی ہو ۔ (ماخوذ)

امریکی تہذیب: نیویارک کی خبر ہے کہ امریکہ کی ۳۰ لاکھ عورتیں شادی کی امید ترک کر سکتی ہیں کیونکہ ملک میں مردوں کی تعداد کافی نہیں ہے ۔"

اس پر مجھ نادان ملا نے ایک گریجویٹ دوست سے عرض کیا کہ آپ امریکہ والوں کو اسلام کے چار شادیوں والے قانون کی طرف توجہ دلائیں ۔ موصوف نے نیکٹائی کی گرہ درست کرتے ہوئے فرمایا "نشٹ اپ ایم ہمیشہ دقیانوسی باتیں کرتے ہو ۔ اسے اس رجعت پسندی کی کیا ضرورت ہے جبکہ شادی کے بغیر بھی کام چلتا ہے ۔"

میں اس پر ایک نہایت مکروہ بات کہنے والا تھا کہ روزے کا خیال آگیا ۔ خیر شرافت سے عرض کیا اگر کام چلتا ہے تو امریکہ والوں کو اس چھان بین کی کیا ضرورت ہے ؟ بولے ۔ یہ ان کا اعلیٰ تحقیقی مزاج ہے ورنہ زائد عورتیں بڑی عمدگی سے تہذیبی تعلقات میں کھپ سکتی ہیں اور کھپی ہوئی ہیں ۔ "یعنی" ؟ میں نے حیران ہو کر پوچھا ۔ یعنی کہ شادی جس طرح ایک سماجی ضابطہ ہے اسی طرح سیکرٹری شپ اور آزاد دوستانہ تعلقات بھی سماجی ضابطے ہیں بلکہ شادی سے کہیں زیادہ ان میں دلکشی اور آزادی اور تہذیب ہے ایک عورت محض ایک مرد کی مستقل بیوی بن کر چند تکلیف دہ پابندیوں کی رسید ہو جاتی ہے وہ تکلیف دہ پابندیاں آزاد تہذیبی تعلقات اور کلچرل روابط میں نہیں پائی جاتیں جس کے نتیجہ میں عورت کی خودی اور عزتِ نفس زیادہ بہتر طور پر محفوظ رہتی ہے ۔"...... (باقی بر کالم ۱ صفحہ ہذا)

اہل سنت و جماعت کی مذہبی تبلیغی خبریں

بریلی شریف:- مورخہ ۱۴ جمادی الاخریٰ شہزادہ اعلیٰحضرت مفتی اعظم مولانا محمد مصطفےٰ رضا خاں صاحب مدظلہ (سجادہ نشین آستانہ عالیہ رضویہ) کلکتہ۔ دھنباد۔ بمبئی۔ ناگپور۔ تجور۔ سکھر۔ گوالیار۔ جمشید پور وغیرہ کا دورہ فرما کر بخیر و عافیت بریلی شریف جلوہ افروز ہوئے۔ چوک دارالسلام جبلپور میں حضرت مولانا شاہ عبدالسلام رحمۃ اللہ علیہ کے عرس مبارک میں بھی آپ نے شرکت فرمائی۔ اور تمام مقامات پر مسلمانان توحید و رسالت کو اپنے فیوض و برکات سے نوازا۔ ہر جگہ احباب اہل سنت نے آپ کا پرجوش استقبال کیا اور کثیر التعداد حضرات سلسلہ عالیہ میں داخل ہوئے۔ (سید محمد ظفر اقبال بریلوی نامہ نگار رضائے مصطفےٰ بھارت)

بمبئی:- مرکزی سنی جمعیۃ العلماء بمبئی نہایت وسیع پیمانے پر دینی خدمات سرانجام دے رہی ہے۔ صرف بمبئی میں جمعیت کے ہزاروں ممبرین بنے ہیں اور ہندوستان بھر میں جمعیت کی شاخیں اور شعبے قائم کئے جا رہے ہیں۔ (نامہ نگار)

لائل پور:- مورخہ ۱۶ جمادی الاخریٰ شیخ المحدث حضرت مولانا سردار احمد صاحب مدظلہ سکھر۔ نواب شاہ۔ کراچی کا تبلیغی دورہ فرما کر بخیریت لائلپور رونق افروز ہوئے۔ ان مقامات کے احباب اہل سنت کے اصرار پر آپ وہاں تشریف لے گئے اور متعدد نشستوں میں اپنے فیوض و مواعظ سے احباب کو مستفیض فرمایا۔ (نامہ نگار)

قبول اسلام:- مورخہ ۱۵ جمادی الاخریٰ بمقام رٹیالہ تحصیل و ضلع گوجرانوالہ میں مولانا بشیر احمد صاحب کے پاس ولی سانسی اور ان کے اہل و عیال کے دیگر ۵ افراد برضا و رغبت مشرف باسلام ہوئے۔ مشرف باسلام ہونے کے بعد ولی کا اسلامی نام محمد بخش اور اس کے بیٹے کا نام تاج دین رکھا گیا۔ اور محمد بخش کی زوجہ کا نام محمد بی بی اور لڑکیوں کا نام بشیراں بی بی، مہر بی بی رکھا گیا اور تاج دین کی زوجہ کا نام نواب بی بی، بڑے لڑکے کا نام محمد عنایت۔ چھوٹے لڑکے کا نام محمد حسین اور لڑکی کا نام عنایت بی بی رکھا گیا۔ مولیٰ تعالیٰ ان سب پر فضل فرمائے اور دین پاک پر استقامت بخشے۔ آمین۔ (نامہ نگار)

گوجرہ منڈی:- ۲۲ جمادی الاخریٰ جماعت اہل السنۃ گوجرہ کے زیر اہتمام حضرت مولانا صوفی غلام حسین صاحب اور آپ کے والد صاحب جناب صوفی محمد دین صاحب کی سرپرستی میں یوم صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نہایت احترام و شان سے منایا گیا۔ عشاء کے بعد جامع مسجد نور میں ایک شاندار جلسہ ہوا جس میں مولانا حسین بخش صاحب چہار یاری نے سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سیرت و خلافت پر مدلل تقریر فرمائی جس کا بہت اثر ہوا اور سلام و قیام و تقسیم تبرک کے بعد جلسہ ختم ہوا۔ مولانا چہار یاری کی تشریف آوری پر آپ کا شاندار استقبال ہوا اور فضا نعرہ ہائے تکبیر و رسالت و خلافت سے گونج اٹھی۔ (نامہ نگار)

آزاد کشمیر:- ۲۲ جمادی الاخریٰ انجمن تعلیم القرآن کچہ باغ میرپور کے زیر اہتمام بعد عشاء بسلسلہ تقریب یوم صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جلسہ منعقد ہوا جس میں تلاوت و نعت خوانی کے بعد حضرت مولانا عطا محمد صاحب۔ مولانا ولی محمد صاحب۔ مولانا عبدالحکیم صاحب نے تقاریر فرمائیں۔ جن سے حاضرین بہت محظوظ ہوئے۔ اختتام جلسہ پر تبرک تقسیم ہوا اور مخیر حضرات نے غرباء کو کھانا بھی کھلایا۔

(ہمدم رحمانی میرپور (آزاد کشمیر))

میلسی:- مورخہ ۲۲ جمادی الاخریٰ حضرت مولانا الحاج علامہ احمد سعید صاحب کاظمی تشریف فرما ہوئے اور بعد نماز عصر آپ نے مدرسہ حنفیہ رضویہ مصباح العلوم اہل سنت کا سنگ بنیاد رکھا۔ اس موقع پر بکثرت احباب اہل سنت و جماعت کا اجتماع تھا۔ حلوہ و شیرینی تقسیم ہونے پر یہ پرلطف تقریب ختم ہوئی اور رات کو بعد نماز عشاء انجمن فدایان رسول میلسی کے زیر اہتمام جامع مسجد عثمانیہ اہل سنت میں ایک عظیم الشان جلسہ ہوا۔ جس میں حضرت علامہ کاظمی مدظلہ نے اپنے ایمان افروز و باطل سوز جامع بیان سے حاضرین کو مستفیض فرمایا۔ اور آخر میں آپ نے رضائے مصطفےٰ کا تعارف کرایا۔ اور احباب کو اس کی خریداری کی طرف توجہ دلائی۔ یاد رہے کہ حضرت علامہ کاظمی نے جس مدرسہ کا سنگ بنیاد رکھا اس مدرسہ کا نام حضرت شیخ الحدیث لائلپوری مدظلہ نے تجویز فرمایا تھا۔ (نامہ نگار)

ملتان:- ...... ۱۰ جمادی الاخریٰ۔ دارالعلوم اہل سنت انوار العلوم ملتان کے طلباء کرام نے اپنی تعلیمی مصروفیات کے باوجود ضروری سمجھا کہ ایسی تنظیم قائم کی جائے جو موجودہ زہریلے فتنوں اور دشمنان دین کے حملوں سے مذہب مہذب اہل سنت و جماعت کی حفاظت کے ساتھ نوجوانوں میں حصول علم دین کا جذبہ پیدا کرے تاکہ ہر مسلمان اپنی اپنی جگہ خود ایک بہترین مبلغ اسلام ثابت ہو سکے۔ چنانچہ اس مقصد کے تحت "انجمن اشاعت حق" کا قیام عمل میں آیا جس کی سرپرستی خوش قسمتی سے حضرت علامہ شاہ احمد سعید صاحب کاظمی حضرت علامہ مفتی عبدالحفیظ صاحب حقانی حضرت مولانا مفتی مسعود علی صاحب قادری نے قبول فرمائی اور باتفاق رائے حسب ذیل انتخاب ہوا:-

(۱) مولوی سعادت علی صاحب قادری صدر (۲) مولوی غلام مصطفےٰ صاحب رضوی ناظم اعلیٰ (۳) مولوی زاہد علی صاحب صدیقی ناظم نشر و اشاعت (۴) جناب منظور احمد صاحب پٹیالوی خازن۔ انجمن کا دفتر اور مکتبہ فی الحال مدرسہ انوار العلوم ہی میں ہے۔ مزید تفصیلات کے لئے ارکاکٹ بھیج کر دستور العمل طلب فرمائیے۔ ہم مدارس عربیہ و انگلیزیہ کے طلباء سے انجمن کے ساتھ الحاق و شرکت کی پرزور اپیل کرتے ہیں۔ اور بزرگان ملت سے ہر مرحلہ پر پشت پناہی کی امید رکھتے ہیں۔

(ناظم نشر و اشاعت "انجمن اشاعت حق" انوار العلوم کچہری روڈ ملتان)

بقیہ جھوٹا کون؟ صفحہ ۲ جہاں تک رضائے مصطفےٰ کی خبر کا تعلق ہے وہ بالکل صحیح اور مبنی برحقیقت ہے پاکستانی نے اسے ہیر پھیر کر کے مغالطہ دینے کی جو کوشش کی ہے وہ بھی بے بنیاد ہے کیونکہ محلے وقت مولوی غلام خاں پر پابندی کا مستحق جو خبر شائع ہوئی تھی اس سے بھی واضح ہوتا ہے کہ ان حضرات کو مولوی صاحب پر پابندی عائد ہونے کا علم تھا۔ لہٰذا جن لوگوں کو وہ جلسے ترجیب دینا چاہتے تھے وہ حسب وعدہ وہاں پہنچ سکتے تھے جیسا کہ مولانا محمد مختار صاحب وہاں تشریف لے گئے تھے مگر وہ البتہ نہیں پہنچے چنانچہ نوائے وقت لاہور لکھتا ہے "منٹگمری ۔۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ منٹگمری نے کل (۱۰ دسمبر) رات ہزارہ کے مولانا غلام اللہ خان کو ...... ضلع کی حدود سے نکل جانے کا حکم دیا" (نوائے وقت ۱۵ دسمبر ۱۹۵۷ء) بہرحال رضائے مصطفےٰ کا دعویٰ محض جھوٹ سے پاک ہے جو لوگ اصلاً ... اور غلط خبریں شائع کر کے اشتعال پھیلاتا ہے اور جس کے مذہب کا مذہب ہی تقدس بھی

اخبار و افکار

طاغوت:- دلائل کے میدان سے عاجز آ کر اور تہذیب و اخلاق کی حدود پھاند کر اپنے عقائد مخصوصہ پر پردہ ڈالنے کے لئے پاکستانی لائلپور نے اہل سنت کو گالیاں دینے کی جو تحریک شروع کر رکھی ہے۔ اس سلسلہ میں اس نے اپنی تازہ اشاعت میں جلی قلم سے رضائے مصطفےٰ کو ایک موٹی سی گالی "ارشاد فرمائی ہے"۔ چنانچہ لکھتا ہے۔ "یہ بکر طاغوت ہے یا رضائے مصطفےٰ" (پاکستانی لائلپور ۱۶ جنوری ۵۸ء) قارئین کرام کو معلوم ہونا چاہیے کہ رضائے مصطفےٰ کو بکر "طاغوت" کہنا پاکستانی کے نزدیک ایک معمولی بات ہے۔ کیونکہ پاکستانی کے مذہب کی ایک مشہور و مایہ ناز کتاب میں اللہ کے پیارے رسول و مقرب فرشتہ کو بھی طاغوت کہنا جائز لکھا ہے۔ (دیکھو بلغۃ الحیران حسین علی تلمیذ رشید احمد گنگوہی ص۴۳) تو جس کے مذہب میں رسول و فرشتہ علیہما السلام تک کو بھی معاذ اللہ "طاغوت" کہا جاتا ہو۔ اُسے رضائے مصطفےٰ کو طاغوت کہنا کیا مشکل ہے؟ اور رضائے مصطفےٰ کو اس پر کیا افسوس و تعجب ہو سکتا ہے؟

بھائی اور باپ:- المہند و دیوبندی حضرات کے نزدیک رسول اکرم نبی محترم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم صرف بڑے بھائی کی سی ہے۔ اور اپنا یہ عقیدہ وہ اپنی کتب و رسائل و تقاریر میں ڈنکے کی چوٹ کے ساتھ بیان کرتے ہیں لیکن آپ حیران ہوں گے کہ انہی حضرات نے اپنے مولوی حسین احمد صاحب "مدنی" کی موت پر انہیں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرح بڑا بھائی قرار نہیں دیا۔ بلکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بڑھا کر اور قسم کھا کر پوری ملت اسلامیہ کا باپ بنا دیا ہے۔ چنانچہ ماہنامہ دارالعلوم دیوبند ان کے مرثیہ میں لکھتا ہے کہ ؎

تمام عالم اسلام آج ہے غمگین
وہ سب کے باپ تھے واللہ اور سب کے امام
ندائے غیب سے پہنچی کہ سال غم لکھئے
یتیم ہو گئی پوری ہی ملت اسلام

(ماہنامہ دارالعلوم دیوبند جنوری ۱۹۵۸ء ص۵)

پاکستانی لائلپور نے بھی اپنے شمارہ ع۲۳ میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو تو بھائی ثابت کیا ہے اور شمارہ ع۲۴ میں لکھا ہے کہ "حضرت مدنی کی وفات سے دنیائے اسلام یتیم ہو گئی۔" اور ظاہر ہے کہ یتیم وہی ہوتا ہے جس کا باپ مر جائے۔

دیکھئے جن حضرات کی توحید کا سارا زور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بھائی ثابت کرنے پر صرف ہوتا ہے وہ کس بے تکلفی سے اپنے مولوی کو بیک جنبش قلم "پوری ملت اسلام" کا باپ بنا ڈالتے ہیں۔ کیا اس سے یہ واضح نہیں ہوتا کہ ان حضرات کے نزدیک سرور عالم نور مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا درجہ باپ سے کم اور ان کے مولانا مدنی کا درجہ مدینے والے آقا صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی زیادہ ہے۔ یہی ایمانداری کی باتیں تو سوچنے کی باتیں ہیں جن پر پردہ ڈالنے کے لئے پاکستانی خواہ مخواہ علماء اہل سنت و جماعت کو کوستا ہے۔

اگر در خانہ کس است۔ یک حرف بس است۔

مدیر طابع۔ ناشر محمد حنیف نیازی مطبوعہ اصلاح برقی پریس گوجرانوالہ
مقام اشاعت دفتر رضائے مصطفےٰ چوک دارالسلام گوجرانوالہ۔

عہ ۔ استاد مولوی غلام خاں راولپنڈی۔